بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلسنت و جماعت کب سے ہیں اور جنتی گروہ کی نشانیاں کیا ہیں ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل سوالات کے بارے میں کہ :

(1) اہلسنت وجماعت کب سے ہے ؟

(2) جنتی گروہ کون سا ہے اور اس کی نشانیاں کیا ہیں ؟ کیونکہ ہر فرقہ ہی اپنے آپ کو جنتی اور دوسرے کو گمراہ سمجھتا ہے ، تو جنتی گروہ کی تعیین کیسے ہوگی ؟

جواب

(1) اہلسنت وجماعت وہی مسلمان ہیں ، جو صحابہ کرام علیھم الرضوان کی طرح عقائد رکھنے والے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے پیروکار ہیں ۔ اس کی تفصیل کچھ یوں سمجھ لیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافقوں کو چھوڑ کر تمام مسلمان ایک ہی جماعت تھے ، اس میں سے کوئی گروہ خارج نہیں تھا ، وہ سب اہلِ اسلام اور اہلِ سنت یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے والے تھے ۔ اور ان ہی کے راستے کو قرآن پاک نے صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ قرار دیا اور اسی جماعت کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ جب مختلف گمراہ فرقے جیسے دشمنانِ صحابہ نیز خوارج ، معتزلہ ، قدریہ اور دیگر گروہ پیدا ہوئے اور انہوں نے صحابہ کرام علیھم الرضوان کے عقائد کے خلاف دین میں نئی نئی باتیں داخل کیں ، تو ان گمراہ فرقوں سے امتیاز کے لئے حق پر قائم مسلمانوں کو الگ پہچان دینے کے لیے واضح الفاظ میں اہلِ سنت وجماعت کہا جانے لگا ۔

اور یاد رہے ! اہلسنت وجماعت کا ٹائٹل بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ہی سے ماخوذ ہے ، کیونکہ احادیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا : " میری امت میں تہتر فرقے ہونگے اور میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا جنتی ہوگا ۔ اور یہ واضح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور اسی پر صحابہ کرام عمل کرتے تھے ۔ اس سے اہل سنت کا لفظ وجود میں آیا اور اس کا معنی یہ ہوا کہ سنت پر چلنے والے ۔ جبکہ دوسری حدیث پاک میں " جماعت " کو جنتی گروہ قرار دیا گیا ، تو یوں ان دونوں الفاظ کو ملانے سے حق پر قائم جماعت کا پورا نام اہلِ سنت و جماعت ہوا ۔ الغرض اہلِ سنت وجماعت بنیادی طور پر صحابہ کرام کے طریقے پر چلنے والی جماعت ہے ، جسے بعد میں علمائے حق نے اہلِ سنت وجماعت کے نام کی باقاعدہ پہچان عطا کردی ، گویا اس کی ابتداء اسلام کے آغاز ہی سے ہے ۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان وتابعینِ عظام کے راستے کو قرآنِ پاک میں صراط مستقیم کہا گیا اور اہلسنت وجماعت اسی راستے پر گامزن ہیں۔ چنانچہ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ (پارہ 01، سورۃ الفاتحۃ، آیت 05)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت ابو الحسن علی بن محمد البصری البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات: 450ھ) لکھتے ہیں: "هو رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخيار أهل بيته وأصحابه وهو قول الحسن البصري" ترجمہ: صراطِ مستقیم سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے بہترین اہلِ بیت اور صحابہ کرام ہیں اور یہ قول امام حسن بصری علیہ الرحمۃ کا ہے۔ (تفسیر الماوردي، تحت هذه الآیہ، ج 01، ص 59، بیروت)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "صراطِ مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام چلے یا اِس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، بزرگانِ دین اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم چلے جیسا کہ اگلی آیت میں موجود بھی ہے اور یہ راستہ اہلسنت کا ہے کہ آج تک اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم صرف اِسی مسلک اہلسنت میں گزرے ہیں۔" (تفسیر صراط الجنان، پارہ 01، سورۃ الفاتحۃ، تحت الایت 05، ج 1، ص 52، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

قرآنِ پاک میں جماعتِ صحابہ کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ ترجمہ: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔ (پارہ 3، سورۃ اٰل عمران، آیت 103)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "یاد رہے کہ اصل راستہ اور طریقہ مذہب اہلسنت ہے۔ حکم یہ ہے کہ جس طریقے پر مسلمان چلتے آرہے ہیں، جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہے اور سنت سے ثابت ہے، اس سے نہ ہٹو۔ اہلِ سنت وجماعت تو سنت رسول اور جماعت صحابہ کے طریقے پر چلتے آرہے ہیں، تو سمجھایا تو ان لوگوں کو جائے گا جو اس سے ہٹے نہ کہ اصل طریقے پر چلنے والوں کو کہا جائے کہ تم اپنا طریقہ چھوڑ دو۔" (تفسیر صراط الجنان، پارہ 03، سورۃ اٰل عمران، تحت الایت 103، ج 2، ص 21، 22، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

اہل سنت وجماعت کی ابتداء دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: "فائدہ جلیلہ: محاورہ قرآن وحدیث میں مومن ومسلم خاص اہلسنت کو کہتے ہیں۔ زمانہ نزولِ قرآن عظیم وارشاد حدیث کریمہ میں صرف اہل سنت وجماعت ہی تھے، اس زمان برکت نشان میں کسی بدمذہب وبتدع کا ہونا محال تھا کہ بدمذہبی شبہ وتاویل سے پیدا ہوتی ہے، جسے یقینِ قطعی سے بدلنے والے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ فرما تھے، اگر

شبہ گزرتا، حضور کشف فرماتے، شبہ والا مانتا تو سُنی ہوتا، نہ مانتا، تو کافر ہوجاتا، یہ بیچ کی شق وہاں ممکن ہی نہ تھی۔" (فتاوی رضویہ، ج 09، ص 454/453، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

یونہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں ارشاد فرماتے ہیں: "اہلسنت وجماعت کی دلیل وبرہان یہ ہے کہ یہ دین نقل سے بھی تعلق رکھتا ہے، صرف عقل کافی نہیں (جیسے گمراہ معتزلہ) اور متواتر اخبار سے معلوم اور احادیث وآثار کی تلاش و تتبع سے متعین ہوچکا ہے کہ سلف صالح یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد کے لوگ سب اسی عقیدہ اور اسی طریقہ پر تھے اور مذاہب واقوال میں یہ بدعات وخواہشات صدرِ اول کے بعد پیدا ہوئیں۔ صحابہ کرام اور اسلافِ متقدمین سے کوئی ان بدعات وخواہشات کا قائل نہ تھا۔ بلکہ وہ حضرات ان سے پاک وبری تھے اور جو لوگ ان بدعات وخواہشات کے قائل ہوئے، اہلسنت وجماعت نے ان سے قطع تعلقی اختیار کرلی اور ان کے خیالات وعقائد کا رد فرمایا۔ احادیث کی چھ کتب اور دوسری مشہور ومعتمد کتابیں کہ احکامِ اسلامی کا مدار ومبنیٰ ان پر ہے، ان کے مؤلفین اور مذاہب اربعہ کے آئمہ، فقہاء وغیرہم جو ان ائمہ کے طبقہ میں تھے، سب اسی مذہب اہلسنت وجماعت پر تھے اور جو کچھ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اجماع امت میں آچکا ہے، ان حضرات نے اسی کی تائید کی ہے۔ اس بناء پر ان کا نام اہلسنت وجماعت پڑگیا ہے، اگرچہ یہ نام بعد میں پڑا، لیکن ان کا مذہب واعتقاد قدیم ہے۔" (اشعۃ اللمعات مترجم، حدیث 158، ج 01، ص 462/461، مطبوعہ لاہور، ملتقطاً)

(2) اب رہی یہ بات کہ جنتی گروہ کی نشانیاں کیا ہیں، کیونکہ ہر فرقہ ہی اپنے آپ کو جنتی کہتا ہے، تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جنتی گروہ کی بعض نشانیاں تو خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمادیں اور بعض ائمہ مجتہدین وعلماءِ کاملین نے نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ اولاً ان نشانیوں کو ذکر کیا جارہا ہے جن کی تصریح خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی اور وہ درج ذیل ہیں:

جنتی گروہ کی پہلی نشانی: حدیثِ پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی گروہ کی ایک نشانی وعلامت "ما انا علیہ واصحابی" بیان فرمائی، یعنی وہ کہ جس کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے عقیدہ کے موافق ہو۔ تو جس جماعت کا عقیدہ "ما انا علیہ واصحابی" کے موافق ہوگا، وہی حق پر ہے اور وہی جنتی ہے اور جس کا اس کے خلاف ہوگا، وہ جھوٹا وجہنمی ہے۔ اب ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہونے والی مختلف احادیث دیکھتے ہیں، تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ یہ حضرات نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ کی عطا سے علمِ غیب مانتے تھے۔ یونہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات ومعجزات کو ماننا، مافوق الاسباب امور میں آپ ﷺ سے مدد مانگنا جیسے اپنے امراض اور کھانے پانی کی قلت میں آپ ﷺ سے مدد مانگنا، آپ ﷺ کے بدن سے چھونے والے کپڑوں اور پانی اور اشیاء کو متبرک جاننا اور انہیں شفا وبرکت کا وسیلہ بنانا، بے مثل بشر ماننا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے حد ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کرنا ان کا معمول تھا، جس کی مکمل تفصیل اس موضوع پر علماء اہل سنت کی لکھی ہوئی کتب جیسے جاء الحق وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اور بحمد اللہ اہلسنت وجماعت آج بھی انہی عقائدِ حقہ، صحیحہ پر قائم ہیں جو

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد و نظریات تھے۔ جبکہ اہلسنت وجماعت کے مقابلے میں باقی گمراہ و بددین فرقے ان جیسے کئی عقائد حقہ، صحیحہ کا انکار کرتے ہیں، بلکہ ان عقائد کے ماننے والوں کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں اور بعض فرقے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان (جن کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا، ان) ہی پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، بلکہ بعض تو معاذ اللہ چند صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ بقیہ تمام کو ظالم و غاصب اور منافق و مرتد قرار دیتے ہیں، تو جن فرقوں کے ایسے بدترین عقیدے ہوں، وہ جنتی گروہ میں سے کیسے ہو سکتے ہیں؟ لہٰذا اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آج کے دور میں "ما انا علیہ و اصحابی" پر مکمل طور پر کاربند جماعت صرف وہی ہے جن کی پہچان آج بھی اہلسنت وجماعت کے نام سے ہے۔

<u>دوسری نشانی</u>: کئی احادیثِ مبارکہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی گروہ کی دوسری نشانی یہ بیان فرمائی کہ جنت میں جانے والا فرقہ مسلمانوں کی بڑی جماعت ہو گی، جس کو دوسری حدیث میں سوادِ اعظم کے نام سے تعبیر کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اختلاف دیکھو، تو سوادِ اعظم کے ساتھ ہو جاؤ، سوادِ اعظم کی اتباع و پیروی کرو، تو جو سوادِ اعظم سے الگ ہو گا، وہ جہنم میں جائے گا۔ اور پوری دنیا میں موجود تمام فرقوں کو دیکھا جائے کہ کونسی جماعت سب سے بڑی ہے، جو عقائد و نظریات میں باہم مختلف بھی نہیں، تو بحمد اللہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت و سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت ہے، حتی کہ اس کے مقابل کل گمراہ فرقوں کی تعداد ملانے کے باوجود بھی اہلسنت وجماعت کی تعداد ہی سب سے زیادہ ہے۔

<u>یونہی ائمہ مجتہدین و علمائے کاملین نے زمان و مکان اور حالات کے اختلاف اور نت نئے فرقوں کے خروج کے وقت قرآن و احادیث</u> کی روشنی میں جنتی گروہ / اہلسنت کی مختلف نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں سے چند یہ ہیں: * تمام انبیاء، صحابہ، اہلِ بیتِ اطہار اور اولیاء سے سچی محبت رکھنا، ان کا ادب و احترام کرنا اور ان کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کرنا۔ * صرف فرشتے اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہی کو معصوم ماننا، * خلفاءِ راشدین کی خلافت کو حق جاننا اور بترتیبِ خلافت ان کو افضل جاننا، بالخصوص صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل جاننا۔

<u>اب دیکھا جائے تو</u> اہل سنت کے علاوہ بقیہ فرقے اوپر مذکور عقائد میں کہیں نہ کہیں راہِ حق سے منحرف نظر آتے ہیں۔ کچھ فرقے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی شان میں طرح طرح کی گستاخیاں کرتے ہیں، بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا بھلا کہتے اور خلفاء راشدین میں سے پہلے تین کی خلافت کا انکار کرتے ہیں، بعض تقلید کا انکار کرتے، بلکہ تقلید کرنے والے کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔ تو یہ جنتی گروہ میں سے کیسے ہو سکتے ہیں؟ الغرض مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اہلسنت وجماعت ہی جنتی گروہ ہے۔

<u>پہلی نشانی سے متعلق حدیثِ پاک</u>:

المعجم الکبیر للطبرانی، شرح السنۃ للبغوی اور سنن ترمذی میں ہے: "عن عبد اللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ إن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة، كلهم في النار إلا ملة واحدة، قالوا: من هي يا رسول الله؟ قال: **ما أنا عليه وأصحابي**" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک بنی اسرائیل، بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، جو سب کے سب جہنمی ہوں گے، سوائے ایک ملت کے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نشانی کیا ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (سنن الترمذي، جلد 4، صفحہ 586، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

دوسری نشانی سے متعلق احادیث:

مسند دارمی، کنز العمال، مسند احمد بن حنبل اور سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں جنتی گروہ کی دوسری نشانی "جماعت" بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ ابنِ ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: "وإن أمتي ستفترق على ثنتين وسبعين فرقة، كلها في النار إلا واحدة وهي الجماعة" ترجمہ: عنقریب میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک کے علاوہ سب جہنم میں ہوں گے اور وہ (ایک جنت میں جانے والی) جماعت ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب افتراق الامم، جلد 5، صفحہ 130، الناشر، فیصل عیسی البابی الحلبی)

المعجم الأوسط للطبرانی کی روایت میں سوادِ اعظم کا لفظ ہے: "وأمتي تزيد عليهم فرقة، كلها في النار إلا السواد الأعظم" ترجمہ: اور میری امت میں ان کی بہ نسبت ایک فرقہ زیادہ ہوگا (73 فرقے ہونگے) سب کے سب جہنم میں جائیں گے، سوائے سوادِ اعظم کے۔ (المعجم الأوسط للطبرانی، جلد 7، صفحہ 175، مطبوعہ القاہرۃ)

سوادِ اعظم کی اتباع ضروری ہے اور جو اس سے الگ ہوگا، وہ جہنم میں جائے گا۔ چنانچہ مصابیح السنۃ، مشکاۃ المصابیح، کنز العمال اور المستدرک علی الصحیحین میں ہے: "عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبدا وقال يد الله على الجماعة، فاتبعوا السواد الأعظم، فإنه من شذ شذ في النار" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اور مزید فرمایا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے، پس تم سوادِ اعظم کی اتباع کرو، جو ان سے الگ ہوا، جہنم میں الگ ہو کر جائے گا۔ (المستدرک علی الصحیحین، حدیث 391، ج 1، ص 199، مطبوعہ بیروت)

ائمہ مجتہدین اور علمائے کاملین کی بیان کردہ نشانیوں پر جزئیات:

عظیم تابعی بزرگ، کروڑوں حنفیوں کے پیشوا، امام الائمہ، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے اہلسنت کی علامات کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ علیہ الرحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "ان تفضل الشیخین ای ابابکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وتحب الختنین ای عثمان وعلیا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان تری المسح علی الخفین" ترجمہ: (ان کی علامت یہ ہے کہ) شیخین یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو (تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان) پر فضیلت دی جائے۔ اور ختنین یعنی حضرت عثمان غنی و علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کی جائے اور موزوں پر مسح کیا جائے۔ (شرح فقہ اکبر، صفحہ 76، مطبوعہ کراچی)

تمام صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم کا صرف خیر کے ساتھ ذکر کرنا اہلسنت وجماعت ہونے کی نشانی ہے۔ چنانچہ شعب الایمان میں امام بکر بن عیاش علیہ الرحمہ سے منقول ہے: "أوصاف أهل السنة والجماعة من كف عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيما اختلفوا فيه فلم يذكر أحدا منهم إلا بخير" **اہلِ سنت وجماعت کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کے بارے میں زبان کو روکے رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی کا ذکر نہیں کرتے مگر خیر اور بھلائی کے ساتھ۔** (شعب الإيمان، حديث 1513، ج 02، ص 192، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت)

عصمتِ انبیاء سے متعلق امام اہلسنت فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "اجماعِ اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 187، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اہلسنت وجماعت کی نشانیوں سے متعلق فتاوی یورپ میں ہے: "اہل سنت وجماعت اسے کہتے ہیں جو "ما انا علیہ واصحابی" کا مصداق ہو۔ زمان ومکان اور حالات کے اختلاف سے سنی کی تعریف مختلف ہوتی رہی۔۔۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہم نے "ما انا علیہ واصحابی" کے ساتھ "تفضل الشيخين على الختنين" کو بھی اہل سنت وجماعت کی پہچان اور شعار قرار دیا۔۔۔ مختصر جواب یہ ہے کہ سنی مسلمان وہ ہے جو "ما انا علیہ واصحابی" کا مصداق ہو۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کی افضلیت کا حسب ترتیب خلافت معتقد وقائل ہو۔ صحابہ کرام کا ذکر بھلائی کے سوا نہ کرتا ہو۔ آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کا مقلد ہو۔" (فتاوی یورپ، ص 63 تا 66، مطبوعہ شبیر برادر، لاہور، ملتقطاً)

شروع سے لے کر اب تک امت کے علماء، اہلِ سنت وجماعت ہی کو جنتی گروہ قرار دیتے رہے، اس پر جزئیات:

علامہ ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات 383ھ) فرماتے ہیں: "قال النبي صلى الله عليه وسلم ستفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة، الناجية منها فرقة۔ **(اعلم) أن الناجي من هذه الأمة أهل السنة والجماعة**" **ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ان میں سے ایک فرقہ جنتی ہو گا۔ جان لو کہ اس امت میں جنتی فرقہ اہلِ سنت وجماعت ہے۔** (مفید العلوم، ص 66، مطبوعہ بیروت)

علامہ ابو بکر عبد القاہر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات 429ھ) ارشاد فرماتے ہیں: "ان النبی علیہ السلام لما ذکر افتراق امته بعده ثلاثا وسبعين فرقة واخبر ان فرقة واحدة منها ناجية، سئل عن الفرقة الناجية وعن صفتها فاشار الى الذين هم على ما عليه هو واصحابه ولسنا نجد اليوم من فرق الامة من هم على موافقة الصحابة رضى الله عنهم غير اهل السنة والجماعة۔۔۔ دون الرافضة والقدرية والخوارج والجهمية والنجارية والمشبهة والغلاة والحلولية" **ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد اپنی امت کے تہتر فرقوں میں بٹ جانے کا ذکر فرمایا، اور خبر دی کہ ان میں سے ایک فرقہ نجات پانے والا ہو گا۔ اس نجات یافتہ فرقے کے بارے میں اور اس کی صفات کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو اس راستے پر ہوں گے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ ہیں۔ آج ہم امت کے مختلف فرقوں میں ایسا کوئی**

گروہ نہیں پاتے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقے پر ہو، سوائے اہلِ سنت وجماعت کے۔ اس کے علاوہ روافض، قدریہ، خوارج، جہمیہ، نجاریہ، مشبہہ، غالی اور حلولیہ وغیرہ اس طریقے پر نہیں ہیں۔ (الفرق بين الفرق، ص304 تا 309، مطبوعہ بیروت، ملتقطاً)

تفسیر ابنِ کثیر میں ہے: "هذه الأمة أيضا اختلفوا فيما بينهم على نحل كلها ضلالة إلا واحدة وهم أهل السنة والجماعة، المتمسكون بكتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وبما كان عليه الصدر الأول من الصحابة والتابعين وأئمة المسلمين في قديم الدهر" ترجمہ: یہ امت بھی آپس میں مختلف فرقوں میں بٹ گئی، جن میں سے سب گمراہی پر ہیں، سوائے ایک کے اور وہ اہلِ سنت وجماعت ہیں، جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں اور انہی عقائد پر ہوں گے، جس پر صدرِ اول کے لوگ صحابہ، تابعین اور آئمہ مسلمین شروع سے چلے آرہے ہیں۔ (تفسیر ابنِ کثیر، ج 06، ص258، مطبوعہ بیروت)

شافعی محدث امامِ اجل علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات 911ھ) فرماتے ہیں: "الفرق الضالة اثنتين و سبعين فرقة **والثالثة والسبعون هم أهل السنة والجماعة وهي الفرقة الناجية**" ترجمہ: بہتر فرقے گمراہ ہیں اور تہتر واں اہل سنت و جماعت ہے اور وہی جنتی فرقہ ہے۔ (مرقاۃ الصعود الی سنن اَبی داود، کتاب السنۃ، جلد3، صفحہ 1170، مطبوعہ بیروت)

عظیم صوفی بزرگ محمد بن علی ابو طالب مکی علیہ الرحمۃ (سال وفات 386ھ) فرماتے ہیں: "وليس السواد الأعظم والجمّ الغفير الدهماء إلا أهل السنة والجماعة" ترجمہ: سوادِ اعظم اور بہت بڑی کثرت والی عام جماعت صرف اہلِ سنت وجماعت ہی ہیں۔ (قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب، ج02، ص212، الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (1406ھ) فرماتے ہیں: "اس مقام پر جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اس دورِ اختلاف و افتراق میں حق پسند اور نجات پانے والے گروہ کا کیسے پتہ چلے اور کیوں کر معلوم ہو کہ موجودہ فرقوں میں حق پر کون ہے؟ اس حدیثِ پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔ یہاں اختلاف سے مراد اصولی اختلاف ہے، جس میں کفر و ایمان اور ہدایت و اختلاف کا فرق پایا جائے، فروعی اختلاف ہرگز مراد نہیں، کیونکہ وہ تو رحمت ہے۔ اس تفصیل کو ذہن میں رکھ کر موجودہ اسلامی فرقوں میں اس بڑے فرقے کو تلاش کیجیے جو باہم اصولاً مختلف نہ ہو، تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کو ایسا فرقہ اہل سنت وجماعت کے سوا کوئی نہ ملے گا۔ جس میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، اشعری، ماتریدی سب شامل ہیں، یہ سب اہل سنت ہیں اور ان کے مابین کوئی ایسا اصولی اختلاف نہیں جس میں کفر و ایمان یا ہدایت و ضلالت کا فرق پایا جائے۔ لہٰذا اس دورِ پرفتن میں حدیث مذکور کی رو سے سواد اعظم و اہل سنت وجماعت کا حق پر ہونا ثابت ہوا۔ (مقالات کاظمی، جلد4، صفحہ 355 تا 356، مطبوعہ ملتان، ملتقطاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : GUJ-0127

تاریخ اجراء : 07ذی القعدہ1447ھ/25اپریل2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net